پہنچی الٹا نشانہ تمسخر بنتی چلی گئی –

(اس دور کی اردو شاعری میں مزاح کی آخری رو کے واحد نمائندہ مرزا غالب ہیں – غالب کے کلام میں شاعرانہ مزاح Poetic Humour کے بعض نہایت نفیس نمونے ملتے ہیں)– بادی النظر میں شاعرانہ مزاح اس مزاح کو کہتے ہیں جو اگر ابھرے تو تبسم تک آکر رک جائے اور بڑھے تو زہرخند کی صورت اختیار کر جائے – مگر درحقیقت یہ مزاح شاعر کے احساسات کی گہرائی اور اس کی حقائق پر کڑی گرفت کا نتیجہ ہوتا ہے اور چونکہ یہ چیزیں شاعر کو زندگی کے کھوکھلے پن کا گہرا شعور دلاتی ہیں لہذا وہ مزاح کی قینچی سے ہر اس انسانی خواب کے پر کاٹتا چلا جاتا ہے جو انسان کے دل میں کبھی نہ پوری ہونے والی خواہشات کا طوفان پیدا کر دے – زیادہ واضح الفاظ میں ایسا مزاح نگار ایک نطیاں تبسم سے خواب پرست کو خواب کے انجام کا احساس دلا کر اس کے حد سے بڑھے ہوئے جوش کو ٹھنڈا کرتا اور اس کی توقعات کی تندی کو کم کرکے اسے آنے والی ناکامیوں کے لئے تیار کرتا ہے اور دیکھا جائے تو یہ بہت بڑی انسانی خدمت ہے –

مرزا غالب کو اردو شاعری میں یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ ان کے کلام میں " شاعرانہ مزاح " اپنے پورے عروج پر نظر آتا ہے – دیکھئے وہ انسان کو حقائق سے متعارف کرنے کیلئے کیا انداز اختیار کرتے ہیں :–

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے